www.KitaboSunnat.com

مولانا عزیز زبیدی وار برٹن

سماع — امام نابلسیؒ کا نقطۂ نظر

سماع سے مراد گانے باجے سننا ہے۔ یہ جائز ہے یا نہیں ؛ اس میں اختلاف ہے۔ علمائے احنا
میں حضرت امام عبدالغنی نابلسی (ف ۱۱۴۳ھ) کا نظریہ ہے کہ مشروط طور پر جائز ہے، ورنہ ناجائز۔
نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی لکھی ہے اس کا نام ہے "ایضاح الدلالات فی سماع الآلات"۔ اس
انہوں نے "سماع" کے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے جو خاصی دلچسپ اور طویل ہے۔ آخر میں اس
ماحصل پیش کیا ہے، یہاں پر ہم اس حصہ کی تلخیص آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اس تلخیص کا بھی حاصل
کہ "نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی" نہ وہ شرائط پوری ہوں نہ کوئی سنے۔ تاہم "حمایت سماع"
عوام کچھ غلط ہی تاثر لیتے ہیں۔ جیسا کہ آپ ان کے تعامل کا مشاہدہ فرما رہے ہیں۔ حالانکہ سماع کے مفہ
کا تقاضا تھا کہ سدِ باب کے طور پر اس کی حوصلہ افزائی سے اجتناب کیا جاتا۔

ناجائز ہونے کی شرائط

اگر گانوں اور باجوں میں مندرجہ ذیل امور پائے جائیں تو پھر وہ ناجائز ہوں گے۔

شراب کا دَور چلتا ہو۔ زنا، لواطت اور اس کے محرکات اور دواعی موجود ہوں، جیسے خواہشِ بد کے ساتھ غیر عورت کا بوس وکنار۔ اگر واقعۃً تو وہ مجلس ان فواحش سے خالی ہو، لیکن قلب ونگاہ میں انہی محرمات کی ہلچل ہو کر سنتے ہی کچھ اسی قسم کے جذبات کو انگیخت ہوتی ہو اور دل چاہنے لگے کہ کاش! یہ سبھی کچھ یہاں موجود ہوتا ———— ان حالات میں یہ بالکل حرام ہے، کیونکہ قصد ونیت کے فتور سے "وقوع فی المحرمات" کے امکانات پیدا ہو گئے

نوٹ: اس موضوع پر صحیح نقطۂ نظر بادلائل پیش کرنے کے لئے ہم مولانا عبدالرحمٰن کیلانی صاحب کا ایک تفصیلی مضمون عنقریب ہدیۂ قارئین کریں گے۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں ——— جب کسی شے سے تصورات اور خیالات" مکدر ہو جاتے ہیں تو وہ شے حرام ہو جاتی ہے۔ اس لیے یہ بھی حرام ہیں۔

باقی رہا یہ تجسس کہ باطناً کوئی کس حد تک اس میں ملوث ہے تو گو اس زمانہ میں اکثریت ایسے ہی نااہلوں کی ہے تاہم ظن وتخمین اور غور وتدبر کے ذریعے علمائے حق اس قسم کی کرید، تجسس اور فتوے صادر کرنے کے مکلف نہیں ہیں۔ یہ کام دراصل حکامِ وقت کا ہے۔ کیونکہ وہ خلقِ خدا کی اصلاح حال کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور قانوناً گرفت کرنا بھی ان کے لیے ممکن ہوتا ہے۔

اس کی اصل عبارت یہ ہے:

فان اقترنت هذه الآلات وهذا السماع المذكور بانواعه بالخمر او الزنى او
اللواط او دواعي ذلك من اللمس بشهوة والتقبيل او النظر بشهوة لغير
الزوجة والامة او لم يكن شيء من ذلك في المجلس بل كان في المقصد والنية
الشهوات المحرمة بان تصور في نفسه شيئا من ذلك واستحسن ان يكون
الموجود في المجلس فهذا السماع حرام حينئذ على كل من سمعه بعينه في حقه
هو في نفسه باعتبار قصده ونيته لانه داع في حقه الى الوقوع في المحرمات
الموجودة في المجلس والمقصودة التي تصورها في نفسه واستحسنها ان
تكون في ذلك المجلس وكل ما يدعو الى الحرام فهو حرام واذا كان هذا المعنى
هو الغالب الكثير في اهل هذا الزمان فلا نحكم به نحن في كل احد بالفراسة
والتخمين ونسب الفسق بسبب ذلك الى امة محمد صلى الله عليه وسلم ما
لم تكن المحرمات المذكورة ظاهرة في ذلك المجلس من غير احتمال ولا
تاويل فكل نفس على نفسه بصيرة وكل احد مكلف بحفظ نفسه من
المحرمات المهلكة في الآخرة كما هو مكلف بحفظ نفسه من الامور المهلكة
في الدنيا ولا يجوز التجسس عن عورات المسلمين كما قدمناه الا للحكام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السیاسة فقط دون حکام الشرع و بقیة الناس لان حکام السیاسة هم المامورون بسیاسة الخلق وتادیبھم علی کل حال و لهم فی ذلک من الاحکام مالیس لغیرهم [1]

مباح صورتیں

ان کا سننا اس وقت جائز ہے جب مجلس اور قلب و دماغ ان امور سے خالی اور پاک ہوں:۔

وہ مجلس جو شراب، زنا، لواطت، غیر عورت سے بوس و کنار سے خالی ہو۔ سننے والے کا قصد و ارادہ مستحسن اور پاکیزہ ہو۔ باطن صاف ستھرا ہو۔ اس میں ناپاک خواہشات کا ہجوم نہ ہو، دل کو کنٹرول میں رکھ سکے، جن خیالات، تصورات اور واردات کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ اس کو ان سے بچا سکے۔ اگر خیالات آئیں بھی تو فوری طور پر دل کو ان سے پاک کر سکے جو داغ دھبے ابھرنے لگیں انہیں دھو سکے اور ان کے بار بار کے سماع سے ان کا آئینۂ دل مکدر نہ ہونے پائے اور ان کے اثراتِ بد کے قبول کرنے سے فکر و نظر کا تحفظ کر سکے ——

پھر اس کے لیے سماع جائز ہے۔

و اما المباح من ذلك فهو اذا كان المجلس خاليا من الخمر و الزنى و اللواطة و المس بشهوة و التقبيل و النظر بشهوة لغير الزوجة و الامة و كان لذلك السامع قصد حسن و نيته صالحة و باطن نظيف طاهر من الهجوم على الشهوات المحرمة كشهوة الزنى او اللواط او شرب الخمر او شيء من المسكرات او المخدرات و كان قادرا على ضبط قلبه وحفظ خاطره من ان يخطر فيه شيء مما حرمه الله تعالى عليه و اذا خطر يقدر على دفعه من قلبه و غسل خاطره منه فى الحال و لا يضره تكرر وقوع

---

[1] ایضاح الدلالات فی سماع الآلات ص۳۶

www.KitaboSunnat.com

ذلك فی القلب بعد ان یکون مما قبا للہ متناع من قبولہ فانہ یجوز لہ ان یسمع ھذا السماع المذکور حینئذ بانواعہ کلھا ولا یحرم علیہ شیٔ من ذلك۔"

ہمارے نزدیک سماع مع الآلات کا درجہ "تفریحِ مباح" کا درجہ ہے اور وہ بھی عوام کے لیے، خواص کے لیے نہیں، ہاں حسنِ آواز کے ساتھ صرف منظوم مگر بے ضرر کلام کا سننا خواص کے لیے بھی جائز ہے۔ لیکن مع الآلات ؟ حاشا وکلا۔ یہ عامی قسم کے لوگوں کا شعار ہے، سنجیدہ اور خواص کا نہیں ہے۔

علامہ نابلسی نے اور کئی ایک صوفیاء اور علماء کی طرح یہ کہہ کر بڑا ظلم کیا ہے کہ:

"یہ اہلِ معرفت کے لیے مستحب، موجب ثواب اور روحانیت کے سلسلہ میں ایک مفید شے بھی ہے۔

فیصیر السماع المذکور حینئذ فی حقہ مستحبا، مندوبا الیہ یثاب علیہ لاستفادتہ منہ الحقائق الالھیۃ والمعارف الربانیۃ وفھمہ بہ المعانی التوحیدیۃ والاشارات الربانیۃ [2]

ہمارے نزدیک گانوں اور باجوں کو روحانیات کے باب میں مفید اور ترقیٔ درجات کا موجب تصور کرنا غیر مسلم اقوام کا مذہبی احساس اور گمراہ کن عقیدہ ہے، ملتِ حنیفیہ کا نہیں ہے۔ یہ گرجوں، مندروں، اور گردواروں کی تو جان ہیں مگر خانۂ خدا، مساجد اور مقاماتِ مقدسہ کو ان سے کبھی بھی ملو۔ ث نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی کسی باخدا بندے اور اللہ والے نے خانۂ خدا کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے۔ شروع میں یہ مسئلہ درپیش آیا کہ نماز کے لیے اعلان کرنے کی کیا صورت ہو۔ خواب میں ناقوس وغیرہ دکھا کر اذان سکھلائی گئی۔ کیونکہ ان آلات اور ان کے ساتھ سماع غناء کو روحانیات کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں ہے۔ اگر ہے تو صرف اتنی کہ یہ "غارت گر روحانیت" ہے۔ قوم یہود اور قوم ہنود جیسی اقوام کے رسوماتِ عبادت حصہ ہیں، مسلم کا نہیں ہے۔

---

[1] ایضاح الدلالات فی سماع الآلات ص۳۸

[2] ایضاً ص۳۹

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ